سوال

(704) عیدین، شب معراج اور شب براءت کی محفلیں

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ہمارے ہاں کچھ عادات ہیں جو بعض مواقع کی مناسب سے اختیار کی گئی ہیں مثلا عید الفطر کے مواقع پر کیک اور بسکٹ بنائے جاتے ہیں۔ 27 رجب اور 15 شعبان کی راتوں میں گوشت اور پھلوں کی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عاشوراء کے دن خاص قسم کے حلوے تیار کیے جاتے ہیں تو اس کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عید الفطر اور عید الاضحی کے دنوں میں خوشی اور مسرت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ خوشی و مسرت کا یہ اظہار حدود شریعت کے اندر ہو مثلاً ان دنوں میں کھانے پینے وغیرہ کا اچھا انتظام کی جاسکتا ہے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

''أیام التشریق أیام أکل وشرب وَذِکرِ اللهِ'' (صحیح مسلم، الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق۔۔۔الخ، ح: 1141)

''ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔''

ایام تشریق سے مراد عید الاضحی کے بعد کے تین دن ہیں۔ ان دنوں میں لوگ قربانی کرتے، قربانیوں کا گوشت کھاتے اور اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح عید الفطر کے موقع پر بھی خوشی مسرت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شریعت کے حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

27 رجب یا 15 شعبان کی رات یا عاشوراء کے دن خوشی و مسرت کے اظہار کو کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اس طرح کے کاموں کی ممانعت کی دلیل موجود

ہے لہذا جب اس طرح کی محفلوں میں شرکت کی دعوت دی جائے تو ان میں کسی مسلمان کو شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

وَإِیَّاکُم وَمُحدَثَاتِ الأُمُورِ، فَإِنَّ کُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ، وَإِنَّ کُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ" (سنن ابی داود السنہ باب فی لزوم السنۃ ح 4607)

"دین میں نئی نئی باتین ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ نئی چیز بدعت اور ہر بعدت گمراہی ہے۔''

رجب کی 27 تاریخ کے بارے میں بعض لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرایا گیا تھا لیکن یہ بات تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے اور چیز ثابت نہ ہو تو وہ

باطل ہوتی ہے اور جس کی باطل پر بنیاد ہو وہ باطل ہے اور اگر بالفرض یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ 27 رجب کی رات ہی شب معراد ہے تو پھر بھی ہمارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس رات ہم عید اور عبادات کی صورتوں کو ایجاد کریں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے ۔ حضرات صحابہ کرام سے بھی یہ قطعا ثابت نہیں ہے حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سب لوگوں سے قریب تھے اور آپ کی سنت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق عمل کرنے میں سب لوگوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے ، تو کسی ایسی چیز کو ایجاد کرنا ہمارے لیے کس طرح جائز ہو سکتا ہے ،جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے عہد میں نہیں تھی ۔ شعبان کی پندرہویں رات کی عظمت اور شب بیداری کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہے ۔

بعض تابعین نے ضرور اس رات نماز اور ذکر وغیرہ کا اعتمام کیا لیکن یہ ان سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اسی رات کھانے پینے ، خوشی و مسرت کا اظہار کرنے اور عید کی طرح اس رات کو منانے کا اہتمام کیا ہو۔ یوم عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا :

«يكفر السنة الماضية» (صحيح مسلم ، الصيام ، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر ۔۔۔الخ ، ح :1162)

''اس دن کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ۔''

لیکن اس دن خوشی یا غم کی کوئی کیفیت اختیار کرنا جائز نہیں ہے ، کیونکہ اس دن خوشی یا غم کا اظہار دونوں باتیں ہی خلاف سنت ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے اس دن کے روزے کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہے اور روزے کے بارے میں بھی آب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس دن سے پہلے یا اس دن کے بعد ایک دن کا روزہ بھی اس کے ساتھ رکھیں تا کہ ان یہودیوں کو مخالفت بھی کی جا سکے جو صرف عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص532

محدث فتویٰ